Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۲۲۹

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

الفضل

روزنامہ — ربوہ

یوم ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۱۰ ربیع الاول ۱۳۹۸ھ ۱۸ تبلیغ ۱۳۵۷ ہش ۱۸ فروری ۱۹۷۸ء | نمبر ۴۱

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اُدْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَکُمْ کوئی لفّاظی نہیں بلکہ یہ انسانی سرشت کا ایک لازمہ ہے

مانگنا انسان کا اور استجابت اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے

"میں سچ کہتا ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ کے حضور ہماری چلاہٹ ایسی ہی اضطراری ہو تو وہ اس کے فضل اور رحمت کو جوش دلاتی ہے اور اس کو کھینچ لاتی ہے اور میں اپنے تجربہ کی بناء پر کہتا ہوں کہ خدا کے فضل اور رحمت کو جو قبولیت دعا کی صورت میں آتا ہے میں نے اپنی طرف کھینچتے ہوئے محسوس کیا ہے بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ دیکھا ہے۔ ہاں آجکل کے زمانہ کے تاریک دماغ فلاسفر اس کو محسوس نہ کر سکیں یا نہ دیکھ سکیں تو یہ صداقت دنیا سے اُٹھ نہیں سکتی خصوصاً ایسی حالت میں جبکہ میں قبولیت دعا کا نمونہ دکھانے کیلئے ہر وقت تیار ہوں۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۹۰)

"ایک بچہ جب بھوک سے بیتاب ہو کر دودھ کے لئے چلاّتا اور چیختا ہے تو ماں کے پستان میں دودھ جوش مار کر آجاتا ہے بچہ دعا کا نام بھی نہیں جانتا لیکن اس کی چیخیں دودھ کو کیونکر کھینچ لاتی ہیں؟ اس کا ہر ایک کو تجربہ ہے .... تو کیا ہماری چیخیں جب اللہ تعالیٰ کے حضور ہوں تو وہ کچھ نہیں کھینچ کر لا سکتیں؟ آتا ہے اور سب کچھ آتا ہے مگر آنکھوں کے اندھے جو فاضل اور فلاسفر بنے بیٹھے ہیں وہ دیکھ نہیں سکتے۔ بچہ کو جو مناسبت ماں سے ہے اس تعلق اور رشتہ کو انسان اپنے ذہن میں رکھ کر اگر دعا کی فلاسفی پر غور کرے تو بہت آسان اور سہل معلوم ہوتی ہے۔

دوسری قسم کا رحم یہ تعلیم دیتا ہے کہ ایک رحم مانگنے کے بعد پیدا ہوتا ہے مانگتے جاؤ ملتا جائے گا اُدْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَکُمْ کوئی لفّاظی نہیں بلکہ یہ انسانی سرشت کا ایک لازمہ ہے مانگنا انسان کا خاصہ ہے اور استجابت اللہ تعالیٰ کا۔ جو نہیں سمجھتا اور نہیں مانتا وہ جھوٹا ہے۔ بچہ کی مثال جو میں نے بیان کی ہے وہ دعا کی فلاسفی خوب حل کر کے دکھاتی ہے۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۲۳)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۸ ؍ تبلیغ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے، الحمد للہ

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی عطا فرمائے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

ربوہ ــــ محترم جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر رقم فرماتے ہیں:۔

مکرم رشید احمد صاحب ملک آف لاہور کے متعلق اطلاع ملی ہے کہ انہیں دل کا شدید حملہ ہوا ہے جس کی وجہ سے انہیں ہسپتال میں داخل کرنا پڑا ہے۔ ان کے والد اور دادا نہایت مخلص صحابی تھے اور مکرم رشید صاحب خود بھی بہت مخلص دوست ہیں۔ میں احبابِ کرام سے ان کی صحتیابی کے لئے خاص طور پر دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفاءِ کامل عاجل عطا فرمائے اور ملک رشید صاحب بخیر و عافیت اور صحتیاب ہو کر گھر واپس آئیں۔

ربوہ ۱۷ ؍ تبلیغ۔ آج بروز جمعۃ المبارک سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ ضعف اور ناسازیٔ طبع کے باعث نمازِ جمعہ پڑھانے کے لئے تشریف نہ لا سکے حضور کے ارشاد پر نمازِ جمعہ محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم شان اور آپ کے بلند ترین مقام کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ قانونِ قدرت کے ماتحت ہمیشہ کمال ظلمت کے بعد کمال روشنی آتی ہے۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے وقت میں مبعوث ہو کر دنیا کو اپنے نور سے منور کیا جبکہ تاریکی اور ظلمت اپنی انتہا کو پہنچی ہوئی تھی۔ آپ کا ہر قدم الٰہی وعدہ کے مطابق پہلے سے زیادہ اونچا اور بلند ہوتا چلا گیا حتیٰ کہ جب آخری زمانہ میں ایک دفعہ پھر دنیا نے اسلام کے نور کو مٹانا چاہا تو آپ کے ہی فیض اور برکت سے الٰہی وعدہ کے مطابق مہدی موعود کے ذریعہ غلبۂ اسلام کی بنیاد رکھی گئی۔ آپ نے فرمایا ہر احمدی کا یہ یقین اور ایمان ہے کہ اس کی نجات کے لئے محبتِ الٰہی کے بعد محبتِ رسول بھی ضروری ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کو ہم محبتِ رسول کے بغیر حاصل ہی نہیں کر سکتے، اس لئے ہر احمدی کے

(باقی صفحہ ۶ پر)

پبلشر: مسعود احمد * پرنٹر: سید عبدالحی * مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ * مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۸ر تبلیغ ۱۳۵۷ھش
۱۸ر فروری ۱۹۷۸ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طاقتوں اور صلاحیتوں کو مجتمع کرنے والا عظیم بند

حمد اور عزم کے آئینہ دار صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عظیم منصوبے کا مقصد جیسا کہ احباب جماعت کو بخوبی علم ہے یہ ہے کہ ہم قیام جماعت کی پہلی صدی کے موجودہ آخری دَور میں غلبۂ اسلام کی اُس مہم میں جو جماعتِ احمدیہ کے قیام کے وقت (۱۸۸۹ء) سے جاری ہے بیک وقت اپنا پورا زور لگا کر پہلے سے زیادہ تیزی اور شدّت پیدا کریں اور اپنی دعاؤں اور قربانیوں کو ان کے انتہائی کمال تک پہنچا کر نئے اہم اور عظیم الشان کام سرانجام دیں تا کہ ہم ۱۹۸۹ء میں قیامِ جماعت کی دوسری صدی (جو غلبۂ اسلام کی صدی ہے) کے شایانِ شان استقبال کے قابل ہو سکیں۔ اِس عظیم مقصد کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے شروع ہی میں واضح فرما دیا تھا۔ جلسہ سالانہ ۱۹۷۳ء کے موقع پر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے خدائی القاء کے تحت یہ عظیم منصوبہ جماعت کے سامنے رکھا۔ اس کے بعد حضور نے ایک خطبہ جمعہ میں اس عظیم منصوبے کے عظیم مقصد پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا:۔

"وہ صدی جس میں عملاً اسلام دنیا میں غالب آنا شروع ہو جائے گا شروع ہونے والی ہے۔ اس سے پہلی صدی (یعنی موجودہ صدی جس کے آخری دَور میں اس وقت ہم گزر رہے ہیں) میں اسلام کے عظیم محل اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم قلعہ کی عمارت کو بنانے کے لئے جن مضبوط بنیادوں کی ضرورت تھی وہ تیار ہوتی رہیں۔ اب یہ صدی ختم ہو رہی ہے قریباً سولہ سال رہ گئے ہیں۔ گویا پہلی صدی میں قربانیاں دینے کے لحاظ سے ایک آخری دھکا لگانا رہ گیا ہے۔ اس کے لئے یہ سولہ سالہ سکیم بنائی گئی ہے تاکہ اسلام کے غلبہ کے سامان جلد پیدا ہوں"

(خطبہ جمعہ یکم فروری ۱۹۷۴ء مطبوعہ الفضل ۱۰ر فروری ۱۹۷۴ء)

ظاہر ہے کہ جب کسی اہم اور عظیم الشان کام کے آخری مرحلہ میں اس کی خاطر خواہ تکمیل کی غرض سے آخری اور فیصلہ کُن دھکا لگایا جاتا ہے تو سارے ہی لوگ جو اس کی انجام دہی میں مصروف ہوتے ہیں اپنی جملہ طاقتوں اور صلاحیتوں کو مجتمع کر کے ایک بار اپنا پورا زور صرف کر ڈالتے ہیں اور اُس وقت تک اُس زور میں کمی نہیں آنے دیتے بلکہ اس میں اضافہ ہی کرتے چلے جاتے ہیں جب تک کہ مہم سر نہ ہو جائے یعنی وہ کام کمال خوش اسلوبی سے پایۂ تکمیل کو نہ پہنچ جائے۔ اُس آخری مرحلہ میں جبکہ لبِ بام تک پہنچنے میں صرف دو چار ہاتھ کا ہی فاصلہ رہتا ہو ذرا سی غفلت یا زور میں خفیف سی کمی بھی بہت بڑے نقصان کا موجب ہو جایا کرتی ہے۔ اُس وقت ہر شخص کا یہ فرض ہوتا ہے کہ وہ اجتماعی زور میں ذرّہ برابر بھی کمی نہ آنے دے اور خون پسینہ ایک کر کے جذبۂ بے اختیار کے زیر اثر جو یکدم نمودار ہو کر قوت میں محیّر العقول اضافہ کر دیا کرتا ہے ایڑی چوٹی کا زور لگا ڈالے۔ پہلی صدی کے آخری دَور کا موجودہ مرحلہ ہر احمدی سے تقاضا کر رہا ہے کہ وہ جذبۂ بے اختیار کے تحت پورا زور لگانے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھے۔ اِسی لئے حضور ایدہ اللہ نے اس آخری مرحلہ میں پورا زور لگانے کی اہمیّت اور اس کے عظیم الشان ثمرات کا ذکر کرتے ہوئے ایک اور خطبۂ جمعہ میں فرمایا:۔

"ہمارا (صد سالہ احمدیہ جوبلی کا) منصوبہ ایک عظیم بند کی طرح ہے جو ہم اپنی طاقتوں اور صلاحیتوں کو مجتمع کرنے کے لئے باندھ رہے ہیں۔ اس بند سے جو نہریں نکلیں گی وہ دنیا کو سیراب کریں گی اور اس سے روشنی کی جو قوّت پیدا ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ وہ دنیا کے کونے کونے کو منوّر کر دے گی۔ خدا کرے کہ جس ذوق و شوق اور بشاشت کے ساتھ آج ہم نے اس عظیم منصوبے کے لئے قربانیاں پیش کی ہیں وہ شوق اور بشاشت ہم میں بھی اور ہماری آئندہ آنے والی نسلوں میں بھی قائم رہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ جماعت کی عورتیں، مرد، بچے، بوڑھے یعنی جماعت کا ہر طبقہ اور ہر تنظیم باہم تعاون کے ساتھ تیاری کرے اور اپنی عاجزانہ دعاؤں اور قربانیوں کو اپنی انتہا تک پہنچا دے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۱ر مارچ ۱۹۷۴ء مطبوعہ الفضل ۲ر اپریل ۱۹۷۴ء)

الحمد للہ ثم الحمد للہ ہمارے اُس قادر و قدوس خدا نے جس نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قلبِ مطہّر میں یہ عظیم منصوبہ القاء فرمایا رُوئے زمین پر بسنے والے اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شیدائیوں اور مسیحِ محمدی کے پروانوں کے دلوں میں وہ ذوق و شوق پیدا کیا کہ انہوں نے پہلی صدی کے اِس آخری دَور میں غلبۂ اسلام کے نئے اہم اور عظیم الشان کام انجام دینے کے لئے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں دس کروڑ روپے سے بھی زیادہ رقم کے وعدے پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ یہ گویا اِس عزم بالجزم کا اظہار تھا کہ وہ اس آخری مرحلہ کی بے اندازہ اہمیت کے پیشِ نظر اپنی جملہ طاقتوں اور صلاحیتوں کو مجتمع کر کے اپنا پورا زور صرف کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیں گے۔ چنانچہ وہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے سالانہ اقساط کی صورت میں اپنے اپنے وعدوں کی رقوم ادا کرتے چلے آ رہے ہیں۔ امسال چوتھی قسط کا ۲۸ر فروری تک ادا ہونا ضروری ہے۔

ہمیں یقین ہے کہ مشرق و مغرب کے اُن تمام ممالک میں جہاں جہاں جماعتہائے احمدیہ قائم ہیں یا احمدی احباب موجود ہیں وہ گزشتہ سالوں کی طرح امسال صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں اپنے اپنے وعدہ کی اقساط بڑھ چڑھ کر ادا کر رہے ہوں گے کیونکہ وہ خدا جس نے انہیں وعدے پیش کرنے کی توفیق سے نوازا ہے وہی ان کے دلوں پر فرشتے نازل کر کر کے اُنہیں سال بہ سال پورے عزم کے ساتھ اپنی سالانہ قسط ادا کرنے کی توفیق دیتا چلا آ رہا ہے اُسی نے یہ عظیم منصوبہ اپنے خلیفۂ برحق کے دل میں القاء کیا ہے اور وہی اپنے تصرّفِ خاص کے ماتحت غیب سے اس کی تکمیل کے سامان کر رہا ہے۔ ہم حصولِ ثواب کی خاطر احباب جماعت کی خدمت میں بطور یاددہانی یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ ع

تیز تر گام زن منزلِ ما دُور نیست

ہم اس یاددہانی کو حضور ایدہ اللہ کے اُن مبارک الفاظ پر ختم کرتے ہیں جو اِس ضمن میں حضور نے جلسہ سالانہ ۱۹۷۷ء کے مبارک موقع پر احباب جماعت کو مخاطب کر کے فرمائے۔ حضور کا یہ ارشاد جماعت احمدیہ کے ایثار پیشہ افراد کے جذبۂ شوق کے حق میں جس کا وہ خوشکن مظاہرہ کرتے چلے آ رہے ہیں ایک سندِ خوشنودی کی حیثیت رکھتا ہے اور آئندہ اُنہیں پہلے سے بھی بڑھ کر تیز رفتار بنانے کے حق میں بفضل اللہ تعالیٰ مہمیز کا کام دے گا اور وہ انشاء اللہ تیز رفتاری کا ایسا شاندار مظاہرہ کریں گے کہ ۲۸ر فروری سے پہلے پہلے ہر بھائی اپنے وعدہ کا ۴/۵ تک ضرور بالضرور ادا کر دکھائیگا۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:۔

"جلسہ سالانہ ۱۹۷۳ء کے موقع پر میں نے صد سالہ احمدیہ جوبلی کی تحریک کی تھی اور جماعت کے مخلصین سے پندرہ سال میں اڑھائی کروڑ روپیہ اس فنڈ میں ادا کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ اس فنڈ میں چوّن ممالک کے احباب نے وعدے لکھوائے اور وہ قسط وار ادائیگیاں کر رہے ہیں۔ وعدے خدا تعالیٰ کے فضل سے دس کروڑ روپے سے اوپر ہو گئے تھے۔

صد سالہ احمدیہ جوبلی کے منصوبے کو عملی جامہ پہنانا کہ ہم نے غلبۂ اسلام کی صدی کا استقبال کرنا ہے۔ نئے مشن قائم ہونے ہیں، نئی مساجد تعمیر کی جانی ہیں اور دنیا کی ایک سو زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کرا کے انہیں شائع کرنا ہے۔ ان میں سے بعض کام ایسے ہیں جنہیں ہم نے ابھی سے شروع کرنا ہے تاکہ ہم غلبۂ اسلام کی صدی کا شایانِ شان استقبال کرنے کے قابل ہو سکیں۔

وعدہ جات کی وصولی تسلّی بخش ہے۔ میں ۵۴ ممالک کی جماعتوں سے جنہوں نے وعدے لکھوائے ہیں اور جو ادائیگیاں کر رہی ہیں کہتا ہوں کہ تھوڑا سا زور اور لگا دیں تا کہ وعدے جلد از جلد پورے ہو سکیں اور غلبۂ اسلام کی مہم کو آگے بڑھانا ممکن ہو سکے۔ جماعتوں کا اخلاص قابلِ ستائش ہے اور وصولی کی رفتار تسلّی بخش ہے، صرف تھوڑا سا زور لگانے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ احباب کو اپنی برکتوں سے نوازے گا جیسا کہ وہ اپنے وعدوں کے بموجب انہیں اپنی برکتوں سے نوازتا چلا آ رہا ہے۔"

(خلاصہ ماخوذ از خطاب حضور ایدہ اللہ بر موقع جلسہ سالانہ ۱۹۷۷ء۔ الفضل ۱۸ر جنوری ۱۹۷۸ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُعا اَور مناجات بدرگاہِ ایزدی

مکرم میاں غلام رسول صاحب اعوان ۔ بلاک ڈی (۷) ڈیرہ غازیخان

تمام عبادتوں میں افضل اور اعلیٰ عبادت نماز ہے۔ اور نماز کی روح دعا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دعا ہی تمام عبادتوں کی اصل ہے۔ دعا کی غیر معمولی فضیلت اور اہمیت قرآنِ کریم سے واضح ہے۔ قرآن۔ علم و حکمت اور رشد و ہدایت کا سرچشمہ ہے لیکن سارے قرآن کی روح سورۃ فاتحہ ہے۔ سورۃ فاتحہ دعا ہی تو ہے۔ بے نظیر اور بے عدیل دعا۔ انسان جب کہتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ تو وہ ایک طرف اس حقیقت کا اعتراف کرتا ہے کہ اس کا معبود، مطلوب اور محبوب و مقصود فقط اللہ تعالیٰ ہے جو اپنی تمام صفاتِ حسنہ کی وجہ سے حمد و ستائش کا تنہا سزاوار اور تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ دوسری طرف وہ اس امر کا بھی اقرار کرتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا شکر گزار، پجاری، عابد اور بندہ ہے اور وہ اپنی جسمانی و روحانی صلاحیتوں کی نشوونما اور تکمیل کے لئے اس کا محتاج اور مرہونِ منت ہے یہی اعتراف و اقرار اصل ایمان ہے۔ اسی ایمان کی بدولت اس کی خودی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کے سامنے سرِ نیاز خم نہیں کرتی اور ہر قسم کی جانی و مالی قربانی کرنے سے دریغ نہیں کرتی .... دعا سچی ہو۔ دردِ دل اور یقینِ محکم سے کی جائے تو وہ انسان کی نفسیاتی کیفیات میں ایک حسین انقلاب پیدا کر دیتی ہے۔ اسے جب یہ یقین ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جو اس کا رازق اور رب ہے اور اس کی دل کی کیفیت کو دیکھتا اور جانتا اور اس کی پکار کو سنتا ہے تو وہ دنیا کے خوف و حزن سے آزاد ہو جاتا ہے۔ وہ اپنا دردِ دل کہتا ہے تو صرف اپنے رب سے وہ کچھ مانگتا ہے تو اسی سے۔ وہ اپنی مناجات کو پیش کرتا ہے تو فقط اپنے پروردگار کے سامنے جو رحیم بھی ہے اور رحمان بھی۔ وہ اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہے تو اپنے اللہ تعالیٰ سے جو بخشنے والا اور توبہ قبول کرنے والا ہے

قرآن حکیم اور احادیثِ نبوی ہی نہیں بلکہ خود انسان کی فطرتِ سلیم بھی انسان کو کہتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دعاؤں کو سنتا اور قبول کرتا ہے مانگو ملے گا۔ یہی نہیں بلکہ مشیتِ ایزدی خود اپنے بندوں کی دعاؤں کی منتظر رہتی ہے اور یہ صحیح ہے کہ اللہ تعالیٰ ماں باپ سے ستر حصہ زیادہ شفیق اور مہربان ہے تو پھر جو لوگ اس سے براہِ راست نہیں مانگتے۔ وہ اپنے آپ پر ظلم عظیم کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ تو خود انتظار میں رہتا ہے کہ کب میرا بندہ میرے پاس آئے گا۔ کہ میں اس کی حاجت براری کروں۔ لیکن ایسی ذات کو چھوڑ کر دوسروں سے مانگنا نہ صرف انسانیت کی تذلیل ہے۔ بلکہ رب کریم کی شکایت بھی ہے اسی لئے بزرگوں نے کہا ہے کہ حکایتِ حال۔ شکایتِ ذوالجلال۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھتے بیٹھتے۔ سوتے جاگتے۔ کھاتے پیتے عبادت کرتے۔ کام کرتے الغرض ہر وقت اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کرتے تھے۔ احادیث کی کتب میں آپ کی دعائیں محفوظ ہیں۔ حضور نے ہمیں یہ دعائیں مانگنے کی تلقین فرمائی۔ سب دعاؤں کا خلاصہ ان دعاؤں کا یہ ہے کہ بندہ ہر وقت اپنے معبودِ حقیقی کو یاد کرتا رہے اور اس کی رحمتوں سے اپنا دامنِ مراد بھرتا رہے اور دوسرے اس کا تعلق براہِ راست اپنے رب کریم سے قائم رہے اور یہی اصل توحید ہے۔ یاد رکھو کہ دعا سے تقویٰ پیدا ہوتا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اسے یقین ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے ہر وقت دیکھتا اور اس کی ہر بات کو سنتا ہے اور یہی یقین اسے گناہوں اور بدیوں سے روکتا ہے۔ یہی تقویٰ اعمالِ صالحہ کی جڑ ہے اور تقویٰ ہی سے خدا تعالیٰ کی محبت پیدا ہوتی ہے اور تقویٰ ہی سے انسان محسنین میں شامل ہو جاتا ہے جس کے لئے دو جنتیں ہیں ایک اس دنیا میں جو خدا کی رضا کی جنت ہے اور ایک آخرت میں جو اس کے دیدار اور تجلی کی جنت ہے۔

اسلام حیاتِ انسانی کو صرف دنیا تک ہی محدود نہیں سمجھتا بلکہ اس کی ابدیت کا قائل ہے۔ اس معنی میں کہ انسان کو مرنے کے بعد قیامت کے دن پھر زندہ کیا جائے گا اور اس کے اعمال کا حساب ہو گا اور اسی کے مطابق اسے جزا سزا دی جائے گی۔ ان کی آخرت میں عذابِ الٰہی میں ہو یا حسنِ مآب میں کبھی نہیں مرے گا جب اس کی قسمت میں ہمیشہ زندہ رہنا ہے تو پھر اسے دوزخ کے عذابِ مقیم کی بجائے جنت کی ابدی مسرتوں میں رہنا چاہئے۔ عقل و دانش کا تقاضا یہی ہے اور مشیتِ ایزدی بھی یہی ہے کہ وہ عبد بن جائے اور جنت کا وارث ہو۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں آخرت یا اخروی زندگی کی اہمیت پر بہت زور دیا ہے۔ وہ بار بار انسان پر یہ حقیقت آشکار کرتا ہے کہ دنیا کی زندگی نہایت مختصر ہے اور آخرت کی ابدی زندگی کے مقابلہ میں اس کی حیثیت تو کچھ بھی نہیں۔ محض لمحاتی ہے۔ دنیاوی زندگی کی حیثیت پانی کے بلبلے یا رقصِ شرر سے زیادہ نہیں۔ لہٰذا اہلِ دانش وہ ہیں۔ جو دنیا پر آخرت کو اور فانی زندگی پر ابدی زندگی کو ترجیح دیتے ہیں اور اس کے حصول کی طلب اور جستجو میں لگے رہتے ہیں۔ لہٰذا قرآن حکیم اولاد آدم کو جنت کی ابدی زندگی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور اس کے مانگنے کا طریق بھی بتلاتا ہے۔ وہ انسان پر واضح کرتا ہے کہ اسے اپنی دنیا بھی حسین بنانی چاہئے اور آخرت بھی۔ اسی لئے یہ دعا سکھلائی کہ۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسی دعا کے بار بار پڑھنے پر زور دیا کرتے تھے کہ انسان کو حسنات الدنیا اور حسنات الآخرۃ دونوں حاصل ہو جائیں لیکن اگر مشیتِ الٰہی سے دنیوی زندگی کو اخروی زندگی کے لئے قربان کرنا پڑے تو کر دینا چاہئے۔ لیکن دنیا کے لئے آخرت کو کسی قیمت پر بھی اور کسی حال میں بھی زبان پر نہیں لانا چاہئے۔ ظاہر ہے کہ ایک دانشمند عارضی اور تھوڑے سے نفع کے لئے ابدی اور بے انتہا نفع سے دستبردار نہیں ہو سکتا۔ سچے مومن کا کام یہی ہے کہ وہ راضی برضا رہے۔ اور شکوہ زبان پر نہ لائے۔ یہی عمل اکمل ہے اور یہی حقیقت ہے کہ مومن بندہ کو ہر وقت اپنے رب کریم سے دعا کرتے ہوئے اپنے مقصود اور مطلوب سمجھتے ہوئے محبت ہو جاتی ہے کیونکہ دعا یاد ہے اور یاد محبت کا دوسرا نام ہے۔ پس جس دل میں محبت سمائی ہوئی ہو۔ اس کی خاطر مصائب برداشت کرنا مسرتوں سے عزیز تر ہے۔ محبوب ذات کی ایک نظرِ التفات تمام دکھوں کا مداوا بن جاتی ہے اور معمولی پرستش سے بھی روح کو وہ تسکین حاصل ہوتی ہے جو لعل و جواہر حاصل کرنے سے نہیں ہو سکتی۔ جب اپنی پریشان خاطری اور تباہ حالی کا احساس محبوب حضرت کو ہونے لگتا ہے تو تمام رنج و غم مٹ جاتے ہیں اور دل مسرتوں سے لبریز ہو جاتا ہے کہ میری تباہیاں اور بربادیاں رائیگاں نہیں گئیں۔ جس کی خوشنودیٔ مزاج کے لئے غم اٹھائے تھے۔ اسے ان کا احساس ہو گیا ہے۔ اپنی بربادیوں کی یہ قیمت وصول ہو جاتی ہے۔ تو طالبِ صادق کو کسی اور چیز کی احتیاج نہیں رہتی۔ جو غم محبوب کے دل پر اثر انداز ہو سکے۔ وہ محبِ صادق کو مسرتوں سے زیادہ عزیز ہوتا ہے وہ اس سودے کو گراں نہیں سمجھتا کیونکہ:۔ ؎

"محبت میں عجیب دستور دیکھا
اسی کی جیت ہے جو ہار جائے"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:۔

"میں اس لئے بھیجا گیا ہوں۔ کہ تمہارا تعلق خدا تعالیٰ سے کراؤں اور اس کا طریق یہی ہے کہ دعا کو لازم پکڑو اور اس سے کسی وقت بھی غافل نہ ہو۔ جو دعا سے غافل ہے وہ مارا گیا۔ دعا ہی تمہارے دکھوں کا مداوا ہے اور دعا ہی تمام مشکلات کا حل ہے"

ایک اور موقع پر فرمایا۔ کہ جب بندہ اپنے مولا کو یاد کرتا ہے اور اس سے عرض معروض کرتا ہے تو اس میں ایک روحِ ناطق پیدا ہو جاتی ہے جو اس کی پرارتھنا اور پکار کا جواب دیتی ہے اور یہ پردہ اس وقت اٹھتا ہے جب بندہ اپنے رب سے قریب ہو جاتا ہے۔ پھر وہ اپنے کانوں سے الہام کے ذریعہ سے جواب سنتا ہے۔ پس اگر الہام ہو جائے تو یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور اگر الہام نہ ہو تو اس وقت یہ تو یقین ہو جاتا ہے کہ اللہ میرے پاس ہے اور جو میں کہہ رہا ہوں۔ حرف بحرف سن رہا ہے۔ کیا یہ خوشی تھوڑی ہے کہ ہماری عرض اللہ تعالیٰ سنتا ہے۔ اگر بادشاہ آپ کو بلا کر یا خود آپ کے پاس آ کر آپ کی عرضداشت اپنے کانوں سے سنے تو آپ کو کتنی خوشی اور آپ کی کتنی عزت افزائی ہو گی۔ دنیا میں دو عزتیں ہیں۔ ایک خود بادشاہ سے کلام کرنا اور دوسرا بادشاہ کا آپ سے کلام کرنا۔ پس شکرِ الٰہی ہے کہ آپ کو اس شہنشاہ سے کلام کرنا حاصل ہے ....

حضرت رابعہ بصری عارفہ تھیں اپنے ماں باپ کی چوتھی لڑکی تھیں والدین فوت ہو گئے۔ وہ بردہ فروشوں کے ہاتھ بک گئیں۔ مالک سخت گیر تھا۔ ایک رات دعا کی۔ اے پروردگار۔ میرا دل تیری اطاعت کا خواہاں ہے۔ میری آنکھیں تیری اطاعت اور ذکر سے ٹھنڈی ہوتی ہیں اگر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معاملہ تیرے ہاتھ ہوتا تو میں ایک لحظہ تیری مناجات سے نہ تھکتی لیکن تو نے مجھے ایک سنگدل آدمی کے ہاتھ دے دیا ہے کیا کروں؟ مالک سنتے ہی کانپ گیا اور آزاد کر دیا۔ رابعہ زاہدہ بن گئیں، علم حاصل کیا۔ دنیا سے مونہہ موڑ کر رضائے الٰہی میں کھو گئیں۔ دعا کرتی تھیں۔ پروردگار! اگر میں تیری عبادت جہنم کے خوف سے کروں تو تو مجھے جہنم کی آگ میں جھونک دے۔ اگر جنت کے لالچ سے کروں تو تو مجھے اس سے محروم کر دے۔ لیکن اگر تیری مناجات تیری رضا کے لئے کروں۔ تو تو مجھے محروم نہ رکھ ؎

"جس کا عمل ہے بے غرض اس کی جزا کچھ اور ہے
حور و خیام سے گزر، بادہ و جام سے گزر"

اب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات کے ایک اقتباس پر اپنے مضمون کو ختم کرتا ہوں جس سے دعا کا فلسفہ اور اس کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے۔ فرماتے ہیں:۔

"دعا بڑی دولت ہے جو شخص دعا کو نہیں چھوڑتا۔ اس کے دین اور دنیا پر آفت نہ آئے گی۔ وہ ایک ایسے قلعہ میں محفوظ ہے جس کے ارد گرد مسلح سپاہی ہر وقت حفاظت کرتے ہیں۔ لیکن جو دعا سے لاپرواہ ہے وہ اس شخص کی طرح ہے جو خود بے ہتھیار ہے اور اس پر کمزور بھی ہے۔ پھر ایسے جنگل میں ہے جو درندوں اور موذی جانوروں سے بھرا ہوا ہے۔ وہ سمجھ سکتا ہے کہ اس کی خیر ہرگز نہیں۔ ایک لحظہ میں وہ موذی جانوروں کا شکار ہو جائے گا اور اس کی ہڈی بوٹی نظر نہ آئے گی۔ اس لئے یاد رکھو کہ انسان کی بڑی سعادت اور اس کی حفاظت کا اصل ذریعہ یہی دعا ہے یہی دعا اس کے لئے پناہ ہے۔ اگر وہ ہر وقت اس میں لگا رہے۔"

پس مانگنے کا سلیقہ چاہیئے۔ دل میں سوز و گداز ہو تو دعا خالی نہیں جاتی۔ محروم وہی گدا ہوتے ہیں جو گدائی کے سلیقہ سے محروم ہوتے ہیں۔ گدا کی ادا کا سوز سخی کے جذبہ رحم و کرم کو متحرک کئے بغیر نہیں ہوتا بندے کی آواز میں جب سوز پیدا ہو جاتا ہے اور اس کی صدا دردناک بن جاتی ہے تو رحمت الٰہی بڑھ کر اسے آغوش میں لے لیتی ہے وہ نوازا جاتا ہے اور الطاف خداوندی سے مالا مال ہو کر لوٹتا ہے۔ ؎

سلیقہ نہیں تجھ میں رونے کا ورنہ
بڑے کام کا ہے یہ آنکھوں کا پانی۔

○

• ہر صاحب استطاعت احمدی کو چاہیئے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔

○

عہدیداران جماعتہائے احمدیہ توجہ فرمائیں

قاعدہ ۲۲۵ دربارہ وصیت کے الفاظ درج ذیل ہیں:۔

"ہر جماعت میں امیر صاحب / صدر صاحب / صدر صاحبہ موصیان دو موصی حضرات پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل کریں گے۔ جو ہر سال اس امر کی نگرانی کریگی۔ کہ تمام موصیان شرائط وصیت کو پورا کر رہے ہیں۔ بصورت دیگر ایسے موصی کے متعلق اپنی بصیغہ راز رپورٹ بتوسط امیر / صدر مقامی۔ مرکزی مجلس کارپرداز کو بھجوائے گی۔

نائب صدر صاحبہ موصیات ایسی رپورٹ برائے ضروری کارروائی مذکورہ کمیٹی کو کریں گی۔"

براہ کرم مندرجہ بالا قاعدہ کی تعمیل میں امراء صاحبان۔ صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ ہر جماعت میں نگران کمیٹی مقرر فرمائیں اور جس موصی کے خلاف شکایت ہو اس کی بصیغہ راز رپورٹ اپنی وساطت سے مرکزی مجلس کارپرداز کو بھجوائیں۔

تمام امراء کرام / صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ۔ براہ کرم نظارت بہشتی مقبرہ کو مطلع فرمائیں کہ انہوں نے اپنی جماعتوں میں ایسی کمیٹیاں نامزد کر دی ہیں اور وہ یہ مفوضہ نگرانی کر رہی ہیں۔

(صدر مجلس کارپرداز)

ناظمین اطفال فوری توجہ فرمائیں

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وقف جدید کے سال نو ۱۳۵۷ ہش / ۱۹۷۸ء کا اعلان فرما دیا ہے آپ اس بات کا اہتمام فرمائیں کہ آپ کی مجلس کے سو فیصد بچے اور بچیاں وقف جدید دفتر اطفال میں شریک ہوں۔ مکمل فہرست وعدہ جات جلد از جلد بھجوائیں۔

(سیکرٹری وقف جدید۔ اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

جماعت احمدیہ کے دو بزرگ علماء کا ذکر خیر

مکرم مولوی بشیر احمد صاحب قمر مبلغ مقیم گھانا

محترم مولوی احمد خان صاحب نسیم

مکرم مولوی احمد خان صاحب نسیم مرحوم کی نگرانی میں خاکسار کو سولہ سترہ سال تک اصلاح و ارشاد مقامی میں کام کرنے کا موقع ملا۔ آپ قواعد و ضوابط کی پابندی کا بہت خیال رکھتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی ہر تحریک پر عمل کرنا اولین فرض سمجھتے تھے۔ مربیان کو فرماتے۔ باقی سارے پروگرام چھوڑ دو۔ امام کی تحریک کو کامیاب کرنے کے لئے کوشش کرو۔ اسی میں برکت ہے۔

۶ ستمبر ۱۹۷۵ء کو مجھے گھانا کے لئے روانہ ہونا تھا۔ مجھے مکرم مولوی عبد القادر صاحب ضیغم مرحوم نے کاغذات دیتے ہوئے تاکیداً فرمایا کہ فلاں وقت تک لائل پور (فیصل آباد) کے ہوائی اڈے پر پہنچ جانا۔ پہلے میرا خیال تھا کہ وہ انتظام کریں گے۔ اس دن صبح بارش بھی تھی۔ سخت گرمی تھی بہرحال میں تیاری میں تھا۔ طبیعت پر اس سفر کا بوجھ بھی تھا۔ جب حضرت مولوی صاحب کو صورت حال کا علم ہوا کہ اس کو ہوائی اڈہ تک پہنچانے کا کوئی انتظام نہیں۔ تو آپ نے مجھے پیغام بھیجا کہ میں تمہارے ساتھ ہوائی اڈہ تک جاؤں گا۔ تم ایک بجے تک تیاری مکمل کر لو۔ میری جیپ تمہیں لینے آئے گی۔ آپ کے اس غیر متوقع پیغام سے مجھے انتہائی خوشی ہوئی اور آپ کے لئے دل سے دعائیں نکلیں۔ اس طرح بتا دیا کہ ہمارا تعلق افسر و ماتحت کا نہیں۔ محب و محبوب کا ہے۔ آپ کا میرے ساتھ باپ بیٹے کا تعلق تھا آپ کی صحت کمزور تھی، گرمی بھی شدید تھی۔ لیکن آپ اس حقیر خادم کے لئے سب تکلیف بھول گئے۔ اللھم اغفر لہ وارحمہ۔

ایک بجے بعد دوپہر مکرم احمد خان صاحب نسیم۔ اور آپ کے ڈرائیور جیپ لے کر میری رہائش گاہ محلہ دار النصر غربی پہنچ گئے۔ وہاں سے ہم آپ کے مکان محلہ دار الرحمت وسطی پہنچے۔ آپ نے اجتماعی دعا کروائی۔ جب گول بازار سے گزر رہے تھے تو میرے بیٹے عزیزم بشیر احمد قمر اور بعض دوسرے عزیزوں نے آپ کے ساتھ فوٹو کھنچوانے کی خواہش کی۔ مجھے لیٹ ہونے کا ڈر تھا۔ آپ نے جیپ رکوانے کو کہا جیپ سے اترتے ہوئے فرمایا۔ چلو بھائی یہ شوق بھی پورا کر لو۔ یہ آپ کا میرے پاس یادگاری فوٹو رہ گیا۔

جب ہم ہوائی اڈہ کے قریب پہنچے تو وہاں سڑک پر کافی پانی کھڑا تھا۔ کئی ٹیکسیاں پھنسی ہوئی تھیں لیکن ہماری جیپ آسانی سے گزر کر وقت پر اڈہ پر پہنچ گئی۔ اڈہ پر بعض عزیزوں نے فوٹو لئے۔ آپ نے اجتماعی دعا کروائی۔ مجھے سینے سے لگایا۔ تسلی دی اور مجھے خدا حافظ کہتے ہوئے وہاں چھوڑ کر واپس چلے گئے ـــ افسوس کہ ہمیشہ کے لئے چھوڑ گئے۔ ؎

شکوہ کی کچھ نہیں جا
یہ گھر ہی بے بقا ہے۔

محترم صاحبزادہ ابوالحسن صاحب قدسی

استاذی المکرم صاحبزادہ ابوالحسن صاحب قدسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کی خبر سن کر بے حد صدمہ ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مرحوم عرصہ تک جامعہ احمدیہ میں تدریس کا فریضہ انجام دیتے رہے۔ خاکسار کو بھی ان کا شاگرد ہونے کا فخر حاصل ہے۔

آپ اپنے شاگردوں سے بہت پیار و شفقت سے پیش آتے۔ جامعہ سے فارغ ہونے کے بعد جب بھی ملاقات کا موقع ملتا ہمیشہ معانقہ فرماتے۔ خیر و عافیت دریافت فرماتے اور فرماتے میری اولاد کے خادم دین ہونے اور میرے انجام بخیر ہونے کے لئے دعا کرو۔ جامعہ کے زمانہ میں ہماری کلاس نے کئی دفعہ درخواست کی کہ آپ اپنے عظیم والد حضرت سید عبد اللطیف صاحب شہید رض کے حالات سنائیں تو فرماتے

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "تذکرۃ الشہادتین" پڑھیں۔ اس سے بڑھ کر میں کیا بتا سکتا ہوں"

اس طرح طلباء کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ کی طرف توجہ دلاتے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان بزرگوں کو اعلیٰ علیین میں مقام قرب عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۴۵۱

مَیں منصور محمد ولد فتح محمد شرما صاحب قوم گورائیے پیشہ تجارت عمر ۴۶ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۷۷/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔
مکان R-79/4/9 دستگیر سوسائٹی۔ جو ۱۲۰ مربع گز پر تعمیر ہے مالیتی/۶۵۰۰۰ روپے
مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
اس وقت مجھے مبلغ/۱۰۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت تجارت ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
العبد۔ منصور محمد ولد فتح محمد شرما صاحب R-79/4/9 دستگیر سوسائٹی کراچی ۳۸
گواہ شد۔ صغیر احمد حمیمہ سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔
گواہ شد۔ شیخ شریف احمد R-669/9 دستگیر سوسائٹی فیڈرل ایریا کراچی ۳۸

مسل نمبر ۲۳۴۵۲

مَیں صادقہ بیگم زوجہ منصور محمد صاحب قوم یوسف زئی پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۷۷/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔
حق مہر بذمہ خاوند/۲۰۰۰ روپے
زیور طلائی کل وزن ۵ تولے ۶ ماشے
/۳۰۲۵ روپے
مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
الامۃ۔ صادقہ بیگم
گواہ شد۔ صغیر احمد حمیمہ سیکرٹری وصایا کراچی۔
گواہ شد۔ منصور محمد ولد فتح محمد شرما صاحب (خاوند موصیہ)

مسل نمبر ۲۳۴۵۳

مَیں شکور منان ولد عبدالمنان منیر خان صاحب قوم افغان گگلے زئی پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور چھاؤنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۷۷/۱۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت/۶۰۰ روپیہ ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔
العبد۔ شکور منان
گواہ شد۔ محمد سعید لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) ۲/۳۷ سرور روڈ لاہور چھاؤنی وصیت ۱۰۲۸۵
گواہ شد۔ میجر سید سعید احمد وصیت ۱۱۳۶۹ لاہور چھاؤنی۔

مسل نمبر ۲۳۴۵۴

مَیں سلیمہ بیگم زوجہ محمد اسلم صاحب قوم سندھو جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر شرقی ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۷/۱۲/۲۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔
حق مہر واجب الادا ذمہ خاوند/۵۰۰ روپے
مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
الامۃ۔ سلیمہ بیگم زوجہ محمد اسلم صاحب۔ دارالنصر شرقی ربوہ۔
گواہ شد۔ محمد اسلم خاوند موصیہ۔
گواہ شد۔ قاضی عزیز احمد ولد قاضی محمد نذیر صاحب سیکرٹری امور عامہ دارالنصر شرقی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۳۴۵۵

مَیں امۃ الرحمٰن پراچہ بنت عبدالرؤف پراچہ صاحب قوم پراچہ پیشہ خانہ داری۔ عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن بھیرہ ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۷۷/۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔
زیور طلائی ایک انگوٹھی وزنی ۴ ماشہ مالیتی/۲۵۰ روپے
مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
اس وقت مجھے مبلغ/۲۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہونگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
الامۃ۔ امۃ الرحمٰن پراچہ بھیرہ۔
گواہ شد۔ کرامت اللہ خادم مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ بھیرہ۔
گواہ شد۔ محمد احسن پراچہ زعیم انصار اللہ بھیرہ۔

مسل نمبر ۲۳۴۵۶

مَیں محمودہ بیگم زوجہ سعید احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر شمالی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۷۷/۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔
(۱) حق مہر بذمہ خاوند/۵۰۰ روپے
(۲) کانٹے وزنی ایک تولہ/۱۰۰۰ روپے
(۳) سلائی مشین مالیتی/۲۰۰ روپے۔
مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
الامۃ۔ محمودہ بیگم زوجہ سعید احمد صاحب دارالصدر شمالی ربوہ۔
گواہ شد۔ مبارک احمد ولد محمد ابراہیم صاحب کارکن بیت المال آمد ربوہ۔
گواہ شد۔ سعید اللہ ولد بشیر احمد صاحب دارالصدر شمالی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۳۴۵۷

مَیں مظفر احمد ولد چوہدری عبدالرحیم خان صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت۔ عمر ۲۸ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر شرقی ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۷۷/۲۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت/۳۸۷ روپیہ ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔
العبد۔ مظفر احمد دارالصدر شرقی ربوہ
گواہ شد۔ محمد سعید انسپکٹر وصایا۔ وصیت ۱۹۹۵۶
گواہ شد۔ منصور احمد خان وصیت ۱۹۱۰۴ ولد چوہدری عبدالرحیم خان صاحب دارالصدر شرقی ربوہ ضلع جھنگ۔

درخواست دعاء

خاکسار کی نواسی بعمر دس سال چند روز سے بعارضہ انفلوانزا بیمار ہے۔ کھانسی شدید ہے۔ کمزور بہت ہوگئی ہے احباب سے اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نورالدین خوشنویس
دفتر روزنامہ الفضل۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کسی احمدی کے شراب کا پرمٹ حاصل کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا

جمعیۃ العلماء پاکستان کے جنرل سیکرٹری جناب عبدالستار خاں نیازی نے ۱۱ فروری ۱۹۷۸ء کو داؤد خیل میں ایک اجتماع سے خطاب کیا۔ اس خطاب سے متعلق اخبارات میں جو خبر شائع ہوئی ہے اُس کا ایک حصہ یہ ہے:-

"انہوں نے مارشل لاء حکام سے مطالبہ کیا کہ حال ہی میں جن شراب خانوں کو دوبارہ کھولنے کی اجازت دی گئی ہے ان پر فوری طور پر پابندی لگائی جائے۔
انہوں نے کہا..... بعض ایمان کے کمزور مسلمان اپنے آپ کو ہندو، مرزائی اور عیسائی ظاہر کر کے شراب حاصل کر رہے ہیں۔"

(روزنامہ "مساوات" لاہور ۱۲ فروری ۱۹۷۸ء صفحہ اوّل)

اس ضمن میں ہم متعلقہ ذمہ دار حکام پر واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ احمدی بموجب حکم قرآن شریف شراب کو حرام یقین کرتے ہیں اس لئے کسی احمدی کے شراب کا پرمٹ حاصل کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ہر احمدی کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کی جو بصیرت اور معرفت عطا کی ہے اُس کی رُو سے وہ شراب کو قطعی حرام سمجھتا ہے اور شراب نوشی کو بہت بڑی معصیت تصور کرتا ہے۔ پس جو "ایمان کے کمزور مسلمان" اپنے آپ کو احمدی ظاہر کر کے شراب حاصل کر رہے ہیں نیازی صاحب کا فرض ہے کہ وہ ان کمزور مسلمانوں کو اس قبیح حرکت سے روکیں۔ ایسے کمزور ایمان کے مسلمان دو لحاظ سے ظلم کے مرتکب ہو رہے ہیں یعنی جھوٹ بول کر حکام کو دھوکہ دینا اور اس طرح اُمّ الخبائث کو حاصل کر کے استعمال میں لانا۔ ربّ ارحم ربّ ارحم۔

اعلاناتِ نکاح

(۱) مکرم ڈاکٹر طارق احمد صاحب ابن مکرم غلام مصطفےٰ صاحب آف چودہ کولاٹ (CHOUDAKULAT) ضلع کٹک صوبہ اڑلیسہ (ORISSA) انڈیا کا نکاح محترمہ سیدہ امۃ الحلیم صاحبہ بنت مکرم سید محمد سرور صاحب آف سونگڑہ (SUNGRAH) ضلع کٹک حال مقیم بھوبنیسر (BHUBANESWAR) کے ہمراہ مبلغ چھ ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر و مشنری انچارج جماعت ہائے احمدیہ گھانا نے گھانا کے باونویں جلسہ سالانہ کے موقع پر ۶ جنوری ۱۹۷۸ء کو بعد نماز جمعہ سالٹ پانڈ میں پڑھا۔ لڑکی کی طرف سے مکرم ڈاکٹر حمید احمد صاحب میڈیکل آفیسر احمدیہ ہسپتال آسوکورہ ولی تھے۔

مکرم ڈاکٹر طارق احمد صاحب نصرت جہاں سکیم کے تحت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے خدمتِ بنی نوعِ انسان کے جذبہ کے ماتحت ۲۶ جون ۱۹۷۷ء کو گھانا تشریف لائے اور آتے ہی آسوکورے (اشانٹی ریجن) کے احمدیہ ہسپتال میں اپنے فرائض کی انجام دہی میں مصروف ہوگئے اور بڑی لگن اور محبت و پیار سے خدمتِ بنی نوع انسان میں مصروف رہے۔ جس دن مکرم امیر صاحب نے ان کے نکاح کا اعلان فرمایا اس سے صرف ایک دن قبل حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے انہیں سیرالیون جانے کا ارشاد ملا۔ چنانچہ ہمارے یہ بھائی عنقریب سیرالیون روانہ ہو رہے ہیں۔

بزرگانِ سلسلہ اور احبابِ جماعت جانبین کے لئے اس رشتہ کے مبارک و مثمر ثمراتِ حسنہ ہونے کی دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف کے اخلاص و ایمان، جذبۂ اطاعت و فدائیت اور جذبۂ خدمتِ بنی نوع انسان میں بے انتہاء برکات اور ترقیات عطا فرمائے۔ آمین

(خاکسار غلام احمد خادم مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ ویسٹرن ریجن ٹاکورا ڈی (گھانا)

(۲) میرے بیٹے عزیزم ظہور احمد کا نکاح ازراہِ شفقت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہمراہ عزیزہ عائشہ صدیقہ بنت مکرم عبدالرؤف صاحب پراچہ مرحوم آف بھیرہ کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار روپے حق مہر پر مورخہ ۲۹ دسمبر ۱۹۷۷ء کو پڑھا۔ احبابِ جماعت کی خدمت میں اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خواجہ منظور احمد غلہ منڈی سرگودہا)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

(مینجر الفضل ربوہ)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

وصولیوں کا چوتھا مرحلہ ختم ہونے میں صرف چند دن باقی ہیں

بطور یاد دہانی ایک دفعہ پھر درخواست ہے کہ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کی وصولیوں کا چوتھا مرحلہ ۲۸ فروری کو ختم ہو رہا ہے اس میں صرف چند دن ہی باقی ہیں۔ اس تاریخ تک ہر وعدہ کنندہ سے کُل وعدہ کا ۴/۱۵ ضرور وصول ہو جانا چاہیئے۔

ہر وعدہ کنندہ تک ذمہ دار عہدہ داران خود پہنچ کر ان سے وصولی کریں۔ آپ کے حلقہ میں ایک بھی بقایادار نہیں رہنا چاہیئے۔ امید ہے آپ وصولیوں کے لئے اپنی بھرپور کوشش جاری کر رہے ہوں گے تاکہ وقت کے اندر اندر وصولی مکمل ہو جائے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ۔ ربوہ)

پانچویں جونیئر کیڈٹ کورس میں داخلہ

ہونہار میٹرک پاس نوجوان جن کی عمر ۳۰ ستمبر ۱۹۷۸ء کو ۱۵ تا ۱۸ سال ہو مقررہ فارم پر درخواستیں ۳۱ مارچ ۱۹۷۸ء تک بھیج دیں۔ ایف۔ اے/ ایف ایس سی کی تعلیم دو سال میں اور P.M.A لانگ کورس میں شامل ہو کر بی۔ اے/ بی۔ ایس سی کی ڈگری حاصل کریں اور پھر مستقل کمیشن۔ میٹرک کے معیار کا تحریری ٹیسٹ پشاور، راولپنڈی، کوہاٹ، جہلم، گوجرانوالہ، لاہور، سیالکوٹ، اوکاڑہ، ملتان، بہاولپور، حیدر آباد، کراچی، کوئٹہ میں ہوگا۔ درخواست فارم فارمیشن ہیڈکوارٹر ریکروٹنگ کے دفاتر، ڈسٹرکٹ آرمڈ سروسز بورڈ اور ایمپلائمنٹ ایکسچینج سے حاصل کریں۔ بطور جونیئر کیڈٹ ایم۔ پی۔ اے میں بھرتی ہوگی۔ جملہ کوائف والاؤنس وغیرہ اخبار نوائے وقت مورخہ ۲/۳/۷۸ میں ملاحظہ فرمائیں۔ (ناظر تعلیم)

ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ۱۰ فروری ۱۹۷۸ء بروز جمعہ لڑکا عطا فرمایا۔ نومولود کا نام رانا وسیم احمد شکیل تجویز ہوا ہے۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادمِ دین بنائے اور عمرِ دراز عطا فرمائے۔

(رانا وکیل احمد محلہ دارالعلوم غربی ربوہ)

درخواستِ دعا

خاکسار کا بیٹا ۶ فروری ۱۹۷۸ء سے بعارضہ نمونیہ بیمار ہے اور ہسپتال میں داخل ہے۔ اب پہلے سے قدرے افاقہ ہے۔ احباب سے کامل شفاء کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد ابراہیم۔ دارالرحمت غربی۔ ربوہ)

تشخیص و علاج کے لئے
آپ کا اپنا دواخانہ
صدر دواخانہ
بالمقابل ایوانِ محمود۔ اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

اخبارِ احمدیہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

دل میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور عشق اس درجہ ہونا چاہیئے کہ کوئی دیگر محبت اس کا مقابلہ نہ کر سکے کیونکہ ہم اُس مامور کی جماعت ہیں جس کا نعرہ یہ تھا کہ

جان و دلم فدائے جمالِ محمد است
خاکم نثار کوچۂ آلِ محمد است

موسم کی خرابی کی وجہ سے آپ نے نمازِ جمعہ کے ساتھ ہی نمازِ عصر بھی جمع کر کے پڑھائی۔

ضروری اطلاع اور اعلانِ تعطیل

کل بتاریخ ۱۹ فروری بروز اتوار الفضل کا سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم نمبر شائع ہو رہا ہے جس کی قیمت ڈیڑھ روپیہ فی پرچہ ہوگی۔ اس سے اگلے دن ۲۰ فروری کو یوم سیرۃ النبیؐ کی مبارک تقریب پر دفتر الفضل میں تعطیل ہوگی اور پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین مطلع رہیں۔

(مینیجر)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴